السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض بھائی جب کسی سفر یا عمرہ وغیرہ کےلیے جاتے ہیں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک یا چند بھائیوں سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ ہر روز صبح و شام رسول اللہ ﷺ سے ثابت اور وظائف پڑھتے رہیں اور وہ سب انہیں سنتے رہیں گے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں، جنہیں آپ خود صبح و شام پڑھا کرتے تھے۔ حضرات صحابہ کرام نے بھی انہیں آپ سے سن کر یاد کرلیا تھا اور وہ بھی انہیں صبح و شام پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان میں سے ہر شخص اپنے طور پر خود ہی پڑھا کرتا تھا۔ ہمارے علم کے مطابق رسول اللہ ﷺ سے یا صحابہ کرام سے یہ قطعات ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے اوراد و وظائف کو کبھی اس صورت میں اجتماعی طور پر پڑھا ہو یا کبھی ایسا ہوا ہو کہ ان میں سے ایک شخص پڑھ رہا ہو اور باقی تمام سن رہے ہوں، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ذکر و دعا میں، اس کیفیت میں اور رسول اللہ ﷺ کے تعلیم فرمائے ہوئے دیگر تمام امور میں آپ کی سیرت و سنت اور حضرات صحابہ کرام کے طریقے کو پیش نظر رکھے کیونکہ ہر طرح کی خیر و بھلائی آپ کی اتباع ہی میں مضمر ہے جب کہ ہر طرح کا شر آپ کی مخالفت میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنے کی یہ اجتماعی صورت اور اس کےلیے سوال میں بیان کیا گیا طریقہ اختیار کرنا اور اسے عادت بنالینا از خود ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے اور بدعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے :

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ» (صحیح البخاري الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود ح 2697 و صحیح مسلم الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلۃ---الخ ح 1718 واللفظ لہ)

’’جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔‘‘

نبی ﷺ یہ بھی فرمایا ہے :

وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (سنن ابی داود السنہ باب فی لزوم السنۃ ح 4607)

" دین میں نئی نئی باتین ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ نئی چیز بدعت اور ہر بعدت گمراہی ہے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ سے صبح و شام کے جو اذکار اور دعائیں ثابت ہیں ان میں سے ایک بھی ہے، جسے حضرت ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرتے تھے اور انہیں کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے :

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي " سنن ابی داود الادب باب مایقول اذا اصبح ح 5074 وسنن ابن ماجہ الدعاء باب ما یدعو بہ الرجل اذا اصبح واذا امسی ح 3871)

"اے اللہ میں تجھ سے سلامتی و عافیت چاہتا ہوں اپنے و دنیا اور اہل و مال میں۔ اے اللہ! تو میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے خوف کو امن سے سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میرے آگے اور پیچھے سے اور میرے دائیں ارو بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے نیچے کیطرف سے اچانک کسی ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں۔‘‘

اسی طرح طرح ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے :

" اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ" (سنن ابی داود الادب باب مایقول اذا اصبح، ح: 5068 وجامع الترمذي، ح: 3391 وسنن ابن ماجہ، ح: 3868 واللفظ لہ)

’’اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی اور تیری ہی مدد سے ہم زندہ ہیں ارو تیری ہی مرضی سے ہم فوت ہوں گے اور تیرے ہی پاس قیامت کے دن اٹھ کر جانا ہے اور شام کے وقت بھی آپ یہی کلمات پڑھتے تھے اور شام کے وقت والیک النشور کی بجائے والیک المصیر ’’اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے‘‘ پڑھا کرتے تھے۔‘‘

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج4ص530

محدث فتویٰ